

ادا کردہ رقم مستقل امدادی فنڈز میں جمع رہیں۔ اور ممبران میں سے ہر مصیبت زدہ یا خفشار کو اس میں سے مدد ملتی رہے۔ کسی کو دو دفعہ ضرورت پڑے تو دو دفعہ اور زیادہ مرتبہ استحقاق ہونے پر زیادہ مرتبہ امداد دی جائے۔ یہ گویا آئندہ نسلوں تک کے لیے ایک مستقل انتظام ہوگا۔

(۳)

اؤسٹنگ سوسائٹیوں کے سلسلے میں سودی نظام سے نجات پانے کی ایک شکل میرے سامنے ہے۔ مثلاً فرمن کیجیے کہ کوئی سوسائٹی یا خود بنک آپ کے ملکیتی پلاٹ پر ۲۲ ہزار روپے کی لاگت سے مکان تعمیر کرا دیتا ہے۔ اس سرمایہ کاری میں وہ منافع کے ۸ ہزار روپے شامل کر کے مکان کی قیمت (پلاٹ کو الگ رکھ کر) ۵۰ ہزار روپے مقرر کر دیتا ہے۔ وہ آپ کو دس سال کی مدت دیتا ہے کہ اس میں آپ یہ رقم بلا قسط ادا کر دیں، عمارت کی ملکیت آپ کو منتقل ہو جائے گی، خواہ پہلے دن آپ ساری رقم دے دیں، خواہ ۴ سال کی مدت میں، خواہ دس سال میں۔ اس دوران میں عمارت بنک یا سوسائٹی کی ملکیت میں رہے گی۔ اس کا کرایہ لگے گا۔ مگر مارکیٹ ریٹ سے کم شرح سے۔ (کیونکہ جس پلاٹ پر مکان بنا ہے وہ بنک یا سوسائٹی کی ملکیت نہیں ہے)۔ مثلاً دو صد روپیہ ماہوار مکان کی قیمت اگر فوراً ادا کر دی جاتی ہے تو مکان بنا کے دینے والے ادارے کا منافع صرف ۸ ہزار روپیہ ہوگا۔ اگر قیمت ایک سال میں ادا ہوتی ہے تو ۸ ہزار منافع کے علاوہ ۲۲ سو روپیہ کرایہ میں وصول ہوگا۔ اگر دس سال میں ادائیگی مکمل ہوتی ہے تو ۸ ہزار منافع کے ساتھ ۲۲ ہزار روپیہ کرائے کا آٹے گا۔ یہ جملہ ۳۲ ہزار روپے ہوتے ہیں۔ یعنی خرید مکان کے لیے جملہ ۴۲ ہزار روپیہ کی ادائیگی ہو جائے گی۔

یا بصورت دیگر قطعہ زمین اور اس پر مکان تعمیر کر کے کوئی سوسائٹی مہیا کرتی ہے۔ فرمن کیجیے کہ ایک چھوٹا سا مکان ۳ یا ۴ مرلہ زمین پر تیار کیا گیا ہے۔ اس کی مجموعی قیمت ۵۰ ہزار ہے (جس میں منافع شامل ہے) سوسائٹی پہلی قسط دس ہزار روپے لے کر آپ کو مکان کا قبضہ دیتی ہے مگر شرط یہی ہے کہ پوری قیمت ادا کر دینے پر آپ کو ملکیت منتقل ہوگی۔ اس دوران میں آپ کرایہ دار کی حیثیت سے